

221210- سابعه بمارى كى وجر سے وزن بهت زياده كم هوگيا هے ٲوكيا اس كيليه روزے نه ركهنے كى اجازت هے ؟

سوال

سوال : گزشتہ سال مجھے صحت کے مسائل درپيش تھے اور ان كى وجر سے مير اكاڻى وزن كم هوگيا هے ، نيز اسى بمارى كى وجر سے ڈاكٲر كى نصيحت كے مطابق ميں پورا ماه رمضان روزه نهين ركھ سكى ، اب اس سال مجھے ان مسائل سے چھٲكار اهل گيا هے ليكن پھر بهى مير اوزن معمول سے كم هے ، چنانچہ اس سال بهى مجھے ميرے والدين اور قريبي دوستوں نے روزے نه ركهنے كا مشوره ديا هے ، ميں نے ان سے بات چيت بهى كى هے بلکہ مباحثه بهى هوا ؛ كيونکہ ميں يه سمجھتى هوں كه ميں اس وقت تندرست هوں اور ميں روزے ركھ سكتى هوں ، اس پر ميرى والده نے همارے علاقے كى مسجد كے امام سے فون پر بات كى اور انهيں ميرى سارى تفصيل بتلاى ، تو امام صاحب نے کہا كه اگر مير اوزن معمول كے مطابق نهين هے اس سے كم هے تو پھر ميرے ليے روزه ركھنا مناسب نهين هے ، ٲوكيا اب ميں ان كى نصيحت پر عمل كروں اور جب مكمل صحت ياب هو جاؤں تو ان روزوں كى قضا دے دوں ؛ يا كچھ بهى هو جائے ميں روزے ركھ لوں ؟

پسنديدہ جواب

هم اللہ تعالٰى سے دعا گو ہيں كه آپ كو مكمل شفائے كامله عاجله نصيب فرمائے۔

جس معالج نے آپ كا علاج كيا هے آپ اس بارے ميں انهي سے رجوع كريں :

اگر وه اس بات كى تائيد كر ديں كه آپ روزه ركھ سكتى هيں اور اس سے آپ كى صحت پر اثر نهين پڑے گا ، تو اس طرح ان شاء اللہ آپ اور آپ كے والدين مطمئن هو جائهين گے ، چنانچہ آپ اللہ تعالٰى كى مدد سے روزے ركهنے شروع كر ديں۔

اور اگر معالج كا مشوره يه هو كه روزوں كى وجر سے مشقت كا سامنا كرنا پڑے گا اور اس سے آپ كو صحت كے مسائل سے بهى دوچار هو نا پڑے گا تو پھر بهتر يه يه هے كه آپ روزه مت ركھيں ، اور مكمل شفا ياب هو نے كے بعد رمضان كے روزوں كى قضا دے ديں۔

امام

دردير مالكى رحمہ اللہ كہتے هيں :

”اگر روزے كى وجر سے ماہر معالج كے مطابق بمارى زياده هو نے كا خدشہ هو ، يا بمارى سے مكمل شفا يابى ميں تاخير كا امكان هو ، يا مريض روزه ركهنے كى وجر سے نقابھت محوس كرے تو روزه نه ركھے ” انتھى

”الشرح الكبير مع حاشية الدسوقى“ (1/535)

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے هيں :

”بمارى كى وجر سے روزه نه ركهنے كى رخصت اس صورت ميں هے جب روزے كى وجر سے بمارى

میں اضافے، یا شفا یابی میں تاخیر کا خدشہ ہو، چنانچہ اگر بیماری میں اضافہ یا شفا یابی میں تاخیر یا نقاہت اور مشقت ہو تو مریض روزہ مت رکھے۔

اور جن بیماریوں کی وجہ سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا مثلاً: دانت درد، انگلی میں درد وغیرہ تو اس سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے بشرطیکہ ان دردوں کی وجہ سے کوئی اور اثرات مرتب نہ ہوتے ہوں، کیونکہ صرف دانت درد کی صورت میں روزہ افطار کرنے سے مریض کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، لیکن اگر معالج یہ کہے کہ اگر آپ روزہ افطار کر لیں اور کھانا کھالیں تو اس سے دانت یا داڑھ کا درد کم ہو جائے گا تو اس صورت میں ہم یہ کہیں گے کہ روزہ افطار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ غذائی کمی کے باعث بیماری میں اضافہ ہو یا درد میں اضافہ ہو۔

آنکھوں میں درد کی بھی یہی صورت حال ہے کہ اگر روزہ آنکھ درد پر اثر انداز ہوتا ہو تو روزہ کھول لے، اور اگر اثر انداز نہ ہوتا ہو تو روزہ مت کھولے "انتہی تعلیقات علی الکافی" از: ابن قدامہ (3/123) مکتبہ شاملہ کی خود کار ترتیب کے مطابق۔

لہذا معمول کے وزن سے کم وزن ہونا روزے چھوڑنے کیلئے ناکافی عذر ہے، بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے ناقابل برداشت مشقت، نقاہت یا جسمانی نقصان تو نہیں ہوتا، اور کیا روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والی غذائی کمی رات کے وقت کھانے پینے سے مکمل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

اس کے لیے معتد اور قابل اعتبار معالج کا مشورہ کرنا ضروری ہے، چنانچہ آپ اپنے معالج کے مشوروں کے مطابق عمل کریں۔

مزید کیلئے آپ فتویٰ نمبر: (140246) کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم.